

یہ نغمہ فصل گلِ الہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

اذانِ ہر لمحہ ہر آن

ادبیاتِ اسلامیہ کی جامع فہرست



انتساب

اسلام کے پہلے موزن عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے نام

ابوالعرفان حاجی فتح محمد نسیم

اسم ذات "اللہ" چوبیس گھنٹوں

میں سطح ارضی سے چودہ کروڑ مرتبہ

بلند ہو کر فضاؤں کو معطر کرتا ہے۔

(سبحان اللہ)

22	چاند پر اذان	15
22	ہر پڑھی گئی اذان کے الفاظ محفوظ ہیں	16
24	تیسرا باب - متفرقات	5
24	اذان کے فضائل و مسائل	1
24	اذان کے لیے شرائط	2
25	اذان کی فضیلت	3
25	چند اہم مسائل	4
26	قرآن مقدس میں اذان کا ذکر	5
26	احادیث نبوی ﷺ میں فضیلت	6
27	کعبۃ اللہ کی چھت پر اذان	7
28	بیت المقدس میں اذان	8
29	مسجد نبوی میں بلالؓ کی آخری اذان	9
30	عرش پر اذان	10
31	حرف آخر	6

حرف اولی

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر لکھ رہا تھا کہ ایک ذیلی عنوان "اذانِ بلالی" کی تیاری کے سلسلہ میں مختلف مضامین اور کتب زیر مطالعہ آئیں۔ جوں جوں مطالعہ میں وسعت پیدا ہوئی بڑے دلچسپ اور روح پرور حقائق کھلتے چلے گئے۔ دل میں تحقیق کا شوق پیدا ہوا۔ جغرافیہ اور سائنس چونکہ ثانوی درجہ سے آگے نہیں پڑھے تھے اس لیے بعض ماہرین سے مدد حاصل کرنا پڑی۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حقائق کھل کر سامنے آ گئے اور کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہا تو ان کو مفاد عامہ کے لیے ایک تحقیقی مقالہ کی صورت میں مرتب کرنے کا خیال آیا جسے عملی جامہ پہنانا اگرچہ ناممکن تو نہ تھا البتہ مشکل ضرور تھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کرنے کا دعویٰ فرمایا اور پھر سینکڑوں انداز اختیار فرما کر اپنے اس دعویٰ کو پورا فرمایا۔ اذان کے ذریعے بھی خالق کائنات نے اپنے حبیب پاک کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر بلند فرمایا۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آتا جبکہ اس سطح ارضی کے کسی نہ کسی حصہ میں اذان کی مقدس آواز توحید و رسالت کے ساتھ ساتھ انسانی فلاح و بہبود کے نغمے نہ بکھیر رہی ہو۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ایک ہی وقت میں ہزاروں مساجد سے یہ سرمدی نغمہ سنائی دیتا ہے۔

اس وقت اس سطح ارضی پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے والے کم و بیش ایک ارب مسلمان موجود ہیں ایک عملی جائزہ سے یہ نتیجہ حاصل کیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ پانچ صد مسلمانوں کے لیے ایک مسجد موجود ہے جس میں اذان اور اقامت کا باقاعدہ انتظام ہے ان کم و بیش ۲۰ لاکھ مساجد میں ایک کروڑ اذانیں چوبیس گھنٹوں میں پڑھی جاتی ہیں اور ایک اذان میں دو مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے کر ان کے ذکر کو بلند کیا جاتا ہے۔ اس طرح دو کروڑ مرتبہ آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا جاتا ہے۔ اور پھر اقامت میں بھی اسی انداز سے ایک کروڑ مرتبہ توحید و

رسالت کی گواہی دی جاتی ہے۔

مشرق سے مغرب کی طرف چلیں تو اسلامی ممالک ایک زنجیر کی شکل میں باہم ملے ہوئے ہیں۔ ۱۲۰ مشرقی طول بلد سے برادر اسلامی ملک انڈونیشیا شروع ہوتا ہے۔ مغرب کی طرف ملائیشیا۔ بنگلہ دیش۔ پاکستان، افغانستان، ایران، کویت، عرب امارات، عراق، ترکی، سعودی عرب، شام، مصر، حبشہ، سوڈان، الجزائر، لیبیا اور مراکش وغیرہ آباد ہیں۔ آخری اسلامی ملک ۱۰ مغربی طول بلد پر واقع ہے۔ مشرقی ملک انڈونیشیا اور مراکش کے درمیان ۸ گھنٹے اور ۴ منٹ کا فرق ہے گویا انڈونیشیا میں مراکش سے کم و بیش نو گھنٹے قبل سحر طلوع ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں جب رات کے دو بجتے ہیں انڈونیشیا میں فجر کی اور مراکش میں عشاء کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ جب انڈونیشیا میں ظہر کی اذان شروع ہوتی ہے مراکش میں فجر کی اذان جاری ہوتی ہے کیونکہ فجر اور ظہر کی اذان میں عام طور پر نو گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے اور انڈونیشیا اور مراکش کے وقت میں بھی نو گھنٹے کا فرق ہے۔ اس طرح دن رات کے ۲۴ گھنٹوں کے ایک ایک لمحہ میں تسلسل کے ساتھ اذان جاری ہے بلکہ ایک ہی وقت میں ہزاروں مساجد سے توحید و رسالت کی گواہی ہواؤں کو پاکیزہ اور معطر کر رہی ہوتی ہے۔

ایسا کیونکر ہوتا ہے؟

اس تحقیقی مقالہ میں جغرافیائی اور سائنسی بنیادوں پر اس حقیقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پڑھئے اور اپنے قلب و نظر کو جلا بخشیے۔ پڑھیے اور اپنے آقا محسن انسانیت، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور رفعتوں پر نقد جان و دل قربان کر دینے کے لیے تیار ہو جائیے۔ اس تحقیقی مقالہ کے اندر میں نے اذان کی ابتداء اور فیوض و برکات پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ یہ مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد اذان کی ابتدا کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

دوسرے باب میں سائنسی اور جغرافیائی شواہد کے ساتھ دو دعویٰ کو ثابت کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اول یہ کہ شب ۱ روز کے ۸۶۴۰۰ لمحات میں سے کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا کہ

اس میں اسلامی ممالک میں جو مشرق میں انڈونیشیا سے شروع ہو کر مغرب میں افریقہ کے انتہائی مغربی ممالک ماریطانیہ و مراکش تک پھیلے ہوئے ہیں اذان جاری نہ ہو۔ دوم یہ کہ ایک ہی وقت میں ایک ساتھ ۲۴ گھنٹوں میں او۔ ط۔ ۷۔ ۷۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر شہادت ۲۴ گھنٹوں میں چار کروڑ مرتبہ اور ایک لمحہ میں ۴۶۲ مرتبہ پیش کی جا رہی ہے۔

دوسرے باب میں چاند پر قدم رکھنے والے عیسائی خلا نور کا تاریخی اقرار پیش کیا جا رہا ہے کہ اس نے چاند پر اذان کی آواز سنی تھی۔ اس باب میں سائنسدانوں کی توانائی کے بقا کے بارے میں جاری تحقیقات کے حوالہ سے اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ مستقبل میں اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ ہم حضرت بلال کی اذان سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ دور کی فیوض و برکات سے اپنا دامن بھر سکیں۔

تیسرا باب متفرق معلومات پر مشتمل ہے۔ اس میں اذان کے مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں اور فضائل بھی ساتھ ہی بعض پر کیف تاریخی واقعات کی منظر کشی کی گئی ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کی تعمیل میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بیت اللہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دینا بیان کیا گیا ہے۔ وہ بلال حبشی جس کے گلے میں رسی ڈال کر مکہ کے لوٹے گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے آج شافع روز جزا نے اسے کیسے بلند مراتب عطا فرمائے تھے وہ کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑا فضا کو توحید و رسالت کی شہادتوں سے معطر کر رہا تھا۔ اس باب میں قبلہ اول بیت المقدس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا بھی تذکرہ ہے اور مسجد نبوی میں آخری اذان کا بھی۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح فرمایا:

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند

بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

ابوالعرفان پروین سراجی فتح محمد نسیم

۱۔ اشدگان محمد رسول اللہ (ہر اذان میں دو مرتبہ اور ہر اقامت میں دو مرتبہ)

باب اول

اذان کی ابتداء

مجلس مشاورت

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سکون قلب عطا فرمایا تو مسجد نبوی کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی۔ جب مسجد نبوی مکمل ہو گئی تو مسلمانوں کو نماز کے اوقات سے آگاہ کرنے اور مسجد کی طرف بلانے کے لیے مختلف طریقوں پر غور کیا جانے لگا۔ نظام صلوٰۃ میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس مشاورت طلب کی۔ مختلف تجاویز پیش کی جانے لگیں۔

ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ جب نماز کا وقت قریب ہو تو آگ روشن کی جائے جسے دیکھ کر لوگ مسجد کا رخ کریں۔ یہ تجویز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمائی کیونکہ اس میں مجوس سے مشابہت پائی جاتی تھی۔

دوسری تجویز یہ پیش کی گئی کہ نمازوں کے اوقات پر ناقوس بجایا جائے۔ ناقوس بجانا عیسائیوں کا طریقہ تھا اس لیے اسے بھی ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔

پھر یہ تجویز پیش کی گئی کہ نمازوں کے اوقات پر قرن پھونکا جائے۔ اسے یہودیوں کا طرز عمل سمجھتے ہوئے رد کر دیا گیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تجویز پیش کی کہ اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر رگوں کو نماز کے لیے بلایا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن زید کا خواب ۱

رات ہوئی تو حضرت عبداللہ بن زید نے ایک خواب دیکھا۔ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ حضرت عبداللہ نے اس سے پوچھا۔

حضرت عبداللہ: کیا تم یہ ناقوس مجھے دے سکتے ہو؟

وہ شخص: ”کیوں اتم اس ناقوس کا کیا کرو گے؟“

حضرت عبداللہ: ”ہم لوگوں کو نماز کے لیے بلانے کے لیے اسے بجایا کریں گے۔“

وہ شخص: ”کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟“

حضرت عبداللہ: ”ضرور بتاؤ۔“

وہ شخص: ”تم بجائے ناقوس بجانے کے لوگوں کو اونچی آواز سے نماز کے لیے بلایا کرو۔“

حضرت عبداللہ: ”ہم لوگوں کو کن الفاظ کے ساتھ بلایا کریں۔“

وہ شخص: تم یہ الفاظ کہا کرو۔

اللہ اکبر:

۴ مرتبہ

اشہدان لا الہ الا اللہ:

دو مرتبہ

اشہدان محمد رسول اللہ:

دو مرتبہ

حی علی الصلوٰۃ:

دو مرتبہ

حی علی الفلاح:

دو مرتبہ

اللہ اکبر:

دو مرتبہ

لا الہ الا اللہ:

ایک مرتبہ

حضرت عبداللہ بن زید یہ خواب دیکھ کر بیدار ہوئے تو آدھی رات کا وقت تھا۔ وہ صبح کا انتظار نہ کر سکے اور جذبات سے مغلوب ہو کر اسی وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اپنا خواب بیان کر دیا خواب سن کر اللہ کے رسول بہت خوش ہوئے اور ان کے خواب کو سچا قرار دے دیا۔ جب فجر کی اذان کا وقت ہوا تو معمول کے مطابق حضرت بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یا حضور نے خود ان کو بلوا بھیجا۔

پہلا موزن

اللہ کے پاک پیغمبر نے بتان رنگ و نسل کو پاش پاش کرتے ہوئے یہ اعزاز جلیلہ حبشی

غلام کو عطا فرما دیا۔ آقا نے اپنے غلام کو خاک سے اٹھا کر افلاک تک پہنچا دیا۔ قدر شناس آقا کی طرف سے اپنے اطاعت شعار غلام کے لیے اس خلوص اور جانپاری کا صلہ تھا جس کا اظہار حضرت بلالؓ نے ایمان لانے کے بعد کیا تھا۔ یہ ان کے عزم و استقلال اور صبر و استقامت کا ثمر شیریں تھا جس کا مظاہرہ انھوں نے امیہ بن خلف اور دوسرے کینہ پرور مشرکین مکہ کے جو رو استبداد پر کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید کو فرمایا تم یہ پاکیزہ کلمات بلال کو بتاتے جاؤ اور بلال اونچی آواز میں دہراتے جائیں گے۔ یہ پہلی اذان تھی جو حضرت بلالؓ نے اونچی آواز سے عبداللہ بن زید کے پیچھے دہرائی وہ وقت گیا اور یہ وقت آگیا۔ چودہ سو سال گزر گئے۔ یہ نغمہ شیریں پورے جاہ و جلال کے ساتھ فضاؤں کو تو حید و رسالت سے معطر کر رہا ہے۔

حضرت فاروق اعظم نے بھی اسی رات یہی

خواب دیکھا:۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محفل مشاورت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ نمازوں کے لیے لوگوں کو اونچی آواز سے بلایا جائے وہ مجلس مشاورت سے گھر چلے آئے لیکن اسی غور و فکر میں مبتلا تھے کہ نماز کے لیے بلانے کے لیے الفاظ کون سے ہونے چاہیں۔ اسی غور و فکر میں وہ سو گئے۔ آپ نے بھی وہی خواب دیکھا جو حضرت عبداللہ بن زید نے دیکھا تھا۔ خواب دیکھ کر آپ بھی اسی وقت بیدار ہو گئے تھے لیکن آدھی رات کے وقت انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور صبح کا انتظار کرنے لگے۔ اسی دوران حضرت بلالؓ کی اذان کے الفاظ ان کی سماعتوں سے ٹکرائے تو وہ حیران رہ گئے۔ یہ الفاظ تو وہی تھے جو انھوں نے خواب میں سنے تھے۔ اب یارائے ضبط نہ رہا۔ مسجد نبوی کی طرف دوڑاٹھے، چادر گھسٹتی چلی آ رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے:۔

”اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے“

اذان کی آفاقیت

رب ارض و سموات نے اپنے پیارے حبیب کی رسالت پر گواہی پیش کرنے کا ایسا حسین۔ مسلسل اور دل پذیر طریقہ اذان کے ذریعہ جاری فرمایا جو چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسی شان و شوکت اور مذہبی تقدس کے ساتھ جاری ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک واشگاف حقیقت ہے جسے آئندہ چند اوراق میں سائنسی اور جغرافیائی شواہد کے ساتھ پیش کیا جائے گا کہ یہ آفاقی اور سرمدی نغمہ توحید و رسالت ہر لمحہ ہر آن جاری ہے۔ دنیا کے ہر گوشے اور شب و روز کے ہر لمحہ میں آمنہ کے لال عبداللہ کے درہنیم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی جا رہی ہے نہ صرف یہ کہ شب و روز کے آنکھوں پہر میں کسی وقت بھی اس کا انقطاع نہیں ہوتا بلکہ ایک ہی وقت میں ہزاروں زبانوں سے یہ مقدس ذکر جاری ہے۔ یہ ایسا پر بہار نغمہ ہے جو کسی وقت یا موسم کا محتاج نہیں علامہ اقبال نے کیا خوب کہا تھا۔

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

دوسرا باب

اذان ہر لمحہ ہر آن

ہماری زمین

ہماری زمین گیند کی مانند گول ہے اور متحرک ہے۔ یہ سورج کے گرد دو گردشیں کر رہی ہے۔ ایک گردش جسے سالانہ گردش یا دوری گردش کا نام دیا جاتا ہے۔ $365\frac{1}{4}$ دن میں مکمل کرتی ہے۔ اس گردش کی تفصیلات ہم یہاں اس لیے بیان نہیں کریں گے کہ زیر تحقیق عنوان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

دوسری گردش کو محوری گردش کہتے ہیں کیونکہ زمین اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے۔ اس کو روزانہ گردش بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے شب و روز پیدا ہوتے ہیں اور یہ گردش ۲۴ گھنٹوں میں مکمل ہوتی ہے۔ زیر بحث عنوان کا اس گردش کے ساتھ تعلق ہے۔

خطوط طول بلد

خطوط طول بلد وہ فرضی خطوط ہیں جو زمین پر تو نہیں ہیں لیکن کرۂ ارض کے نقشہ اور گلوب پر کھینچے گئے ہیں۔ یہ خطوط تعداد میں ۳۶۰ ہیں۔ ان میں سے ۱۸۰ خطوط مشرقی طول بلد خطوط اور ۱۸۰ مغربی خطوط طول بلد کہلاتے ہیں۔ دونوں مشرقی خطوط طول بلد اور مغربی خطوط طول بلد لندن کے قریب ایک مقام گرینچ سے شروع ہوتے ہیں جو صفر درجہ طول بلد پر واقع ہے اس مقام سے مشرق کی طرف ایک سے شروع ہو کر ایک سو اسی تک مشرقی خطوط طول بلد ہیں اور مغرب کی طرف ایک سے شروع ہو کر ایک سو اسی تک مغربی خطوط طول بلد ہیں۔ دنیا کے نقشہ اور گلوب پر آپ کو یہ خطوط شمالاً جنوباً کھینچے گئے نظر آئیں گے۔ عام طور پر تیس تیس درجوں کے وقفہ سے نقشہ پر یہ خط نظر آئیں گے۔ اس طرح ۶ خطوط طول بلد مشرقی ہوں گے اور چھ خطوط طول بلد مغربی۔

دو خطوط طول بلد کے درمیان فاصلہ

دو خطوط طول بلد کے درمیان فاصلہ ۴ منٹ میں سورج کے سامنے سے گزر جاتا ہے۔ اس طرح دو خطوط طول بلد کے درمیان چار منٹ کا فرق ہوتا ہے۔ مشرق کی طرف ہر طول بلد کے بعد چار منٹ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور مغرب کی طرف چار منٹ کی کمی۔ دو خطوط طول بلد کے درمیان کم و بیش ۵۶ میل کا فاصلہ ہے۔

وقت کا تعین

گرینچ پر جب رات کے بارہ بجے ہوں گے مشرق کی سمت ایک مقام پر بارہ بج کر چار منٹ ہوں گے جو ایک درجہ مشرقی طول بلد پر واقع ہوگا مغرب کی طرف ایک مقام پر بارہ بجنے میں چار منٹ باقی ہوں گے جو ایک درجہ مغربی طول بلد پر واقع ہوگا۔ ہر پندرہ درجہ طول بلد پر مشرق کی طرف ایک گھنٹہ کا اضافہ ہوتا جائے گا اور مغرب کی طرف ایک گھنٹہ کی کمی ہوتی جائے گی۔ سعودی عرب ۳۵ مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔ گرینچ میں جب رات کے بارہ بجے ہوں گے سعودی عرب میں رات کے ۳ بجے ہوں گے پاکستان ۷۵ مشرقی طول بلد پر واقع ہے سعودی عرب اور پاکستان کے وقت میں دو گھنٹوں کا اور گرینچ اور پاکستان کے وقت میں پانچ گھنٹوں کا فرق ہے۔

آپ یقیناً بی بی سی کی خبریں سنتے ہوں گے۔ صبح کے ساڑھے چھ بجے جب بی بی سی سے اردو کی خبریں سنائی جاتی ہیں تو خبریں سنانے والا اعلان کرتا ہے کہ اس وقت پاکستان میں صبح کے ساڑھے چھ بجے ہیں۔ بھارت میں سات اور بنگلہ دیش میں ساڑھے سات جبکہ یہاں لندن کی گھڑیوں پر رات کا ڈیڑھ بج رہا ہے۔ بھارت اور پاکستان کے وقت میں نصف گھنٹہ کا فرق ہے جبکہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔

بنگلہ دیش ۹۰ مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔ لندن اور پاکستان کے وقت میں پانچ بج گھنٹے کا فرق ہے کیونکہ لندن صفر درجہ طول بلد پر اور پاکستان ۷۵ مشرقی طول بلد پر واقع

$$۴ = ۶۰ \div ۳ \times ۷۵ \text{ گھنٹے}$$

ہے۔ انڈونیشیا ۱۲۰ مشرقی طول بلد پر واقع ہے اس لیے گرینچ اور انڈونیشیا کے وقت ۱۲ میں ۸ گھنٹے کا فرق ہے۔ لندن میں جب رات کے بارہ بجے ہوں گے انڈونیشیا میں صبح کے ۸ بجے کا وقت ہوگا۔

افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع آخری اسلامی ملک ۱۰۰ ڈگری مغربی طول بلد پر واقع ہے۔ گرینچ کے اور اس ملک کے وقت میں چالیس منٹ کا فرق ہوگا۔ چونکہ یہ ملک مغربی طول بلد پر واقع ہے اس لیے وہاں رات کے گیارہ بج کر بیس ۱۰ منٹ ہوں گے۔

انڈونیشیا سے مراکش تک وقت کا تعین

انڈونیشیا سے لے کر گرینچ تک ۸ گھنٹے کا فرق ہے اور گرینچ سے مراکش تک مزید ۴۰ منٹ کا فرق ہے تو گویا مشرقی سمت آخری اسلامی ملک اور مغرب کی طرف آخری اسلامی ملک کے درمیان ۸ گھنٹے اور ۴۰ منٹ کے کا فرق ہے۔

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے درمیان وقت کا فرق

جو اسلامی ممالک پاکستان سے مشرق کی جانب آباد ہیں ان کا وقت نکالنے کا فارمولا یوں

ہوگا۔ (پاکستان کا معیاری وقت + پاکستان اور اس ملک کے مشرقی طول بلد کا فرق $\times ۴/۶۰$)

انڈونیشیا کا وقت:

پاکستان کا وقت: ۵ صبح کے

دونوں ملکوں کے طول بلد کا فرق: $۱۲۰ - ۷۵ = ۴۵$

$$۵ = ۶۰ \div ۳ \times ۱۲۰ \text{ گھنٹے}$$

$$۱۲ = (۴ \times ۱۰) = ۱۱ \text{ گھنٹے میں منٹ}$$

$$۱۵ = (۱۰ + ۱۲۰) \div ۳ \times ۸ = ۸ \text{ گھنٹے چالیس منٹ}$$

$$\Delta \quad 488 = 3 + 5 = 3 \times 35 / 40 + 5$$

جب پاکستان میں صبح کے ۵ بجے ہوں گے انڈونیشیا میں صبح کے آٹھ بجے ہوں گے۔ گویا انڈونیشیا میں پاکستان کے مقابلہ میں طلوع سحر تین گھنٹے قبل ہوگی۔

جو ممالک پاکستان کے مغرب کی طرف واقع ہیں ان کا وقت نکالنے کا طریقہ یہ ہوگا۔

پاکستان کا وقت: ۶۰/۱ طول بلد کا فرق $3 \times$

سعودی عرب کا وقت:

پاکستان کا وقت: صبح کے ۵

دونوں ملکوں کے طول بلد کا فرق $30 = 35 - 45$

حل: $5 - 60 / 30 \times$

$5 = 3 - 5 = 3$ سعودی عرب میں تین بجے ہوں گے۔

اگر گرنج ٹاؤن میں جب رات کے بارہ بجے ہوں گے اس وقت پاکستان میں صبح پانچ بجے کا وقت ہوگا کیونکہ گرنج سے مشرق کی سمت 55° طول بلد پر واقع ہے اسی طرح جو ممالک پاکستان کے مشرق میں ہوں گے ان کا وقت نکالنے کے لیے فارمولا سے حاصل شدہ وقت پاکستان کے معیاری وقت میں جمع کیا جائے گا۔

مختلف اسلامی ممالک کے اوقات کا تقابلی جائزہ ۹

۱۔ انڈونیشیا	۲۰۰° مشرقی	تین گھنٹے پہلے طلوع (پاکستان کے مقابلہ میں)
۲۔ بنگلہ دیش	۹۰° مشرقی	ایک گھنٹہ پہلے طلوع
۳۔ افغانستان	۶۸° مشرقی	نصف گھنٹہ بعد میں
۴۔ ایران	۵۳° مشرقی	دیر ۱۱ گھنٹہ بعد میں
۵۔ عراق	۴۹° مشرقی	تقریباً ۲ گھنٹہ بعد
۶۔ سعودی عرب	۳۵° مشرقی	دو گھنٹہ بعد
۷۔ یمن	۳۵° مشرقی	دو گھنٹہ بعد
۸۔ عرب امارات	۳۵° مشرقی	دو گھنٹہ بعد
۹۔ کویت	۳۵° مشرقی	دو گھنٹہ بعد
۱۰۔ شام	۳۰° مشرقی	تین گھنٹہ بعد
۱۱۔ مصر	۳۰° مشرقی	تین گھنٹہ بعد
۱۲۔ صومالیہ	۳۰° مشرقی	تین گھنٹہ بعد
۱۳۔ سوڈان	۳۰° مشرقی	تین گھنٹہ بعد
۱۴۔ لیبیا	صفر طول بلد	پانچ گھنٹہ بعد
۱۵۔ تونس	۱۵° مشرقی	چار گھنٹہ بعد
۱۶۔ الجزائر	۱۵° مشرقی	چار گھنٹہ بعد
۱۷۔ سینی گال	۱۰° مغربی	پانچ گھنٹہ چالیس منٹ بعد
۱۸۔ ماریطانیہ	۱۰° مغربی	پانچ گھنٹہ چالیس منٹ بعد
۱۹۔ مراکش	۱۰° مغربی	پانچ گھنٹہ چالیس منٹ بعد

۹ پاکستان کے معیاری وقت کے حوالہ سے

اسلامی ممالک میں اذانوں کے اوقات کا چارٹ ۱۰

ملک کا نام	فجر کی اذان	ظہر کی اذان	عصر کی اذان	مغرب کی اذان	عشاء کی اذان
انڈونیشیا	۲ بجے رات	10:40	1:30	3:00	5:20
بنگلہ دیش	4 بجے	12:40	3:30	5:00	7:20
پاکستان	5:00	1:40	4:30	6:00	8:20
افغانستان	5:30	2:10	5:00	6:30	8:50
ایران	6:30	3:10	6:00	7:30	9:50
سعودی عرب یمن کویت وغیرہ	7:00	3:40	6:30	8:00	10:20
شام، مصر، صومالیہ، سوڈان وغیرہ	8:00	4:40	7:30	9:00	11:20
تیونس، الجزائر	9:00	5:40	8:30	10:00	12:20
سینی گال مراکش	10:40	7:20	10:10	11:40	2:00

چارٹ سے حاصل ہونے والے نتائج

۱۔ جب پاکستان میں رات کے دو بجے ہوں گے انڈونیشیا میں فجر کی اذان شروع ہو جائے گی کیونکہ انڈونیشیا میں سورج پاکستان کے مقابلہ میں تین گھنٹے قبل طلوع ہو جاتا ہے۔ فجر کی اذان ایک لمحہ کے انقطاع کے بغیر چار بجے تک انڈونیشیا میں جاری رہتی ہے کیونکہ یہ ملک مشرق سے مغرب کی طرف سینکڑوں جزیروں پر مشتمل ہزاروں میل میں پھیلا ہوا ہے۔ ادھر پاکستان کے وقت کے مطابق رات کے ۲ بجے افریقہ کے مغربی ساحل پر مراکش اور سینی گال میں

۱۰۔ اس چارٹ میں پاکستانی وقت دیا گیا ہے تاکہ الجھن نہ ہو پاکستان کے رات ۲ بجے انڈونیشیا میں فجر کی اذان ہوگی۔

عشاء کی اذان شروع ہو جاتی ہے۔ چار بجے فجر کی اذان بنگلہ دیش میں شروع ہو جاتی ہے ابھی بنگلہ دیش کے مختلف دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں اذان جاری ہوتی ہے کہ پانچ بجے پاکستان میں شروع ہو جاتی ہے۔ فجر کی اذان بغیر کسی انقطاع کے مسلسل چلتے چلتے دس بج کر چالیس منٹ پر افریقہ کے مغربی ساحلوں پر پہنچ جاتی ہے۔ ادھر انڈونیشیا میں اسی وقت ظہر کی اذان کا آغاز ہو جاتا ہے کیونکہ انڈونیشیا سے مراکش تک فجر کی اذان کو پہنچنے میں تقریباً آٹھ گھنٹے چالیس منٹ صرف ہوئے اور آٹھ گھنٹے چالیس منٹ کے وقفہ کے بعد انڈونیشیا میں ظہر کی اذان شروع ہو گئی۔ ادھر ظہر کی اذان آٹھ گھنٹے چالیس منٹ کا سفر کر کے سات بج کر تیس منٹ پر مراکش پہنچی تھی کہ درمیان میں ایک بج کر تیس منٹ پر انڈونیشیا میں عصر کی تین بجے مغرب کی اور پانچ بج کر تیس منٹ پر عشاء کی اذان شروع ہو گئی جو رات کے دو بجے تک جاری رہی اس طرح مسلسل چوبیس گھنٹے اذان بلا انقطاع جاری رہی۔

۲۔ ایک بج کر چالیس منٹ سے سات بج کر تیس منٹ تک ظہر اور عصر کی اذانیں ایک ساتھ مختلف ممالک میں جاری رہتی ہیں۔

۳۔ تین بج کر تیس منٹ سے دس بج کر دس منٹ تک عصر اور مغرب کی اذانیں ایک ساتھ مختلف ممالک میں جاری رہتی ہیں۔

۴۔ پانچ بجے سے گیارہ بج کر چالیس منٹ تک مغرب اور عشاء کی اذانیں ایک ساتھ مختلف ممالک میں جاری رہتی ہیں۔

۵۔ عشاء اور فجر کی اذانیں پاکستان کے وقت کے مطابق رات کے دو بجے مختلف ممالک میں جاری رہتی ہیں۔

۶۔ ظہر، عصر اور مغرب تینوں اوقات کی اذانیں بیک وقت انڈونیشیا بنگلہ دیش اور سعودی عرب میں گونج رہی ہوتی ہیں۔

۷۔ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی اذانیں مراکش سوڈان، ایران اور بنگلہ دیش میں ایک ساتھ توحید و رسالت کی شہادت پیش کر رہی ہوتی ہیں۔

۸۔ پانچوں اوقات کی اذانوں کا ایک ساتھ جاری ہونا اسلامی ممالک کے اس چارٹ سے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ ان اسلامی ممالک کے ساتھ کسی دور دراز مغربی ملک کو شامل کر

لیا جائے تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں تحقیق کی تو یہ چلا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا ۹۰۱ مغربی طول بلد سے ۱۲۰ مغربی طول بلد کے درمیان ہیں اور ان کا وقت پاکستان سے

دس گھنٹے پیچھے ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے اور لاقعد مساجد ہیں جہاں اذان و اقامت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان مساجد کو اسلامی ممالک کے چارٹ میں شامل کرنے سے فجر سے عشاء تک پانچوں اذانوں کا ایک ساتھ پڑھا جانا ثابت کیا جاسکتا ہے۔

۹۔ کئی اسلامی ممالک تقریباً ایک خط طول پر واقع ہیں۔ ان کی اذانوں کے اوقات ایک جیسے ہوں گے۔ ان کے دیہاتوں اور شہروں میں موجود ہزاروں مساجد میں ایک وقت اذانیں گونجتی ہوں گی۔

سعودی عرب، عراق، کویت، عرب امارات اور یمن تقریباً ۳۵° مشرقی طول بلد پر واقع ہیں۔ شام، مصر، سوڈان، صومالیہ تقریباً ۳۰° مشرقی طول بلد پر واقع ہیں۔ تیونس اور الجزائر وغیرہ ۱۵° مشرقی طول بلد پر واقع ہیں اور افریقہ کے مغربی ساحل پر واقعہ اسلامی ممالک مراکش وغیرہ ۱۰° مغربی طول بلد پر واقع ہیں۔

پس ثابت ہو گیا کہ خالق کائنات کی اس حسین و جمیل اور وسیع و عریض کائنات میں ہر لمحہ اور ہر آن اذان گونج رہی ہے کائنات ارضی کے ہر گوشے اور ہر کونے میں اور شب و روز کے ہر لمحے میں توحید و رسالت اور انسانی فوز و فلاح کا یہ ترانہ مسلسل جاری ہے اس میں انقطاع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خالق ارض و سموات نے کس شان کے ساتھ اپنے پیارے حبیب کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر بلند کیا۔ چودہ سو سال سے یہ سرمدی نغمہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار اور جاٹار اولین مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر جنہوں نے پورے خلوص و محبت کے ساتھ اس کا آغاز کیا تھا۔

ایک لمحہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر گواہی

دل میں خیال آیا کہ تحقیق کے دائرہ کو وسیع کر کے یہ دیکھا جائے کہ شافع روز جزا۔ حبیب کبریا۔ تاج دار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر شب و روز جو شہادت غلامانِ در حبیب کبریا کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے اس کا شمار کیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ایک عملی جائزہ کے ذریعے یہ اصول اخذ کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ مسلمانوں کے لیے ایک

ایسی گھنی آبادیوں والے دیہاتوں اور قصبوں کے سروے کے بعد نتیجہ اخذ کیا گیا ہے حالانکہ پاکستان جیسے زرعی ممالک جن کی ۲۵ فی صد آبادی اپنی زمینوں پر آباد ہے وہاں ہر دس پندرہ گھرانوں کی آبادی پر ایک مسجد آباد ہے۔ ان گھرانوں کی آبادی زیادہ سے زیادہ ایک سو تک پہنچتی ہے۔

مسجد موجود ہے۔

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی کل آبادی اگرچہ ایک ارب سے متجاوز ہے۔ لیکن ہم اپنے نتائج ایک ارب آبادی کی بنیاد پر ہی مرتب کریں گے۔

توحید و رسالت پر شہادت

۱۔ دنیا میں مسلمانوں کی کل آبادی 1000000000

۲۔ ایک مسجد کے لیے اوسط نمائندہ مسلمانوں کی تعداد 500

۳۔ دنیا میں مساجد کی کل نمائندہ تعداد 2000000

۴۔ ایک مسجد میں اذان و اقامت (۲۴ گھنٹوں میں) 10

۵۔ ایک اذان یا اقامت میں جتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ ۱۲

۶۔ چوبیس گھنٹوں میں یہ شہادت کتنی مرتبہ پیش کی جائے گی۔ 20

۷۔ تمام مساجد میں یہ شہادت کتنی مرتبہ پیش کی جائے گی۔ 40000000

۸۔ ایک گھنٹہ میں یہ شہادت کتنی مرتبہ پیش کی جائے گی۔ 1666666

۹۔ ایک منٹ میں یہ شہادت کتنی مرتبہ پیش کی جائے گی۔ 27776

۱۰۔ ایک سیکنڈ میں یہ شہادت کتنی مرتبہ پیش کی جائے گی۔ 462

شب و روز میں ایک ساتھ اذانیں

اب ہم ایک اور زاویہ سے ان حقائق پر نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر میں ۲۴ گھنٹوں کے دوران ایک ساتھ اوسط کتنی اذانیں اللہ اور اس کے پاک رسول اللہ ﷺ کی عظمت سے ہواؤں کو معطر کر رہی ہیں۔

۱۔ ایک اذان یا اقامت کا اوسط دورانیہ: ۳ منٹ

۱۲۔ ایک اذان یا اقامت میں حضور ﷺ کی رسالت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دو مرتبہ دی جاتی ہے۔

$$40000000 = 20 \times 2000000$$

$$1666666 = 24 \times 4000000$$

$$27776 = 60 \div 1666665$$

۲۔ چوبیس گھنٹوں میں ایسے کل ممکنہ دورانیے: $720 = 2 \div 60 \times 24$

۳۔ مساجد کی کل تعداد: 20000000

۴۔ ان میں ۲۴ گھنٹوں میں پڑھی جانے والی کل اذانیں (اذان و اقامت)

20000000

۵۔ ایک وقت میں ایک اذان کی بنیاد پر ۲۴ گھنٹوں میں پڑھی جانے والی ممکنہ اذانیں۔

720

۶۔ دو کروڑ اذانوں کے ۲۴ گھنٹے کے کل کتنے دورانیے درکار ہوں گے۔

$27776 = 720 \div 20000000$

تو گویا دنیا میں ہر وقت اوسط ایک ساتھ 27776 السمرتبہ بلا انقطاع اذان و اقامت

باری ہے۔

چاند پر اذان

ارشاد خداوندی ہے:

”زمین و آسمان کی ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے“

اذان صرف زمین پر نہیں بلکہ دوسرے سیاروں پر بھی توحید و رسالت کے نغمے بکھیر رہی

ہے اس کا ایک عملی ثبوت ہمیں اس وقت ملا جب امریکہ کی چاند گاڑی چاند پر اتری چاند پر قدم

کھنے والے انگریز نیل آرم سٹراٹگ نے وہاں اذان کی آوازیں جس کا اظہار اس نے خود چاند

کے سفر سے واپسی پر اس وقت کیا جب وہ مصر کا دورہ کر رہا تھا۔ لوگوں کو آگاہ کیا۔

ہر اذان کے الفاظ محفوظ ہیں

مؤذن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کم و بیش بارہ سال تک جوازاں میں پڑھیں وہ سب

اور اس کے بعد آج تک چودہ سو سال سے جوازاں میں پڑھی جاتی رہی ہیں وہ فضائے بسیط میں

۱۶۔ شب و روز میں ۲۴ گھنٹوں کا دورانیہ تو ایک اور صرف ایک ہے۔ اگر ایک آدمی مسلسل ایک

کے بعد دوسری اذان دیتا رہے تو وہ ۲۰ اذانیں دے پائے گا۔ ۲۴ گھنٹوں میں دو کروڑ

اذانیں دینے کے لیے ایسے 27776 دورانیے درکار ہوں گے چونکہ یہ ممکن نہیں اس لیے

ایک ساتھ 27776 اذانیں پڑھنے سے یہ تعداد پوری ہو سکے گی۔

محفوظ ہیں۔ یہ میرا ذاتی دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ سائنس کا دعویٰ ہے کہ ”توانائی فنا نہیں ہوتی۔“
آواز بھی چونکہ توانائی کی ہی ایک قسم ہے اس لیے جو آواز ایک دفعہ ہوا میں چلی گئی اسے محفوظ
رہنا چاہیے۔

سائنسدان اس کوشش میں سرگرداں ہیں اور اگر کسی روز انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ
صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہوا میں بکھری ہوئی آوازوں کو سمیٹ لینے کی صلاحیت
حاصل کر لی تو یقیناً ہم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پڑھی ہوئی اذانوں سے اپنی سماعتوں کو محفوظ
کر سکیں گے۔

کچھ بعید نہیں کہ ہمارے مواصلاتی نظام ان اذانوں کی کیشیں تیار کرنے میں کامیاب ہو
جائیں اور کسی روز ہم اپنے ریڈیو پر حضرت بلال کی بیت اللہ شریف کی چھت پر پڑھی ہوئی
اذان سننے کا شرف حاصل کر سکیں یا پھر مسجد اقصیٰ میں پڑھی ہوئی حضرت بلال کی اذان کے
ساتھ ساتھ حضرت فاروقی اعظم اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی ان ہچکیوں کی آوازیں بھی
سن سکیں جو عاشق رسول کی اذان سن کر زار و قطار روتے بندھ گئی تھیں۔

تیسرا باب متفرقات

اذان کے فضائل و مسائل

جس طرح اسلام ایک کامل و اکمل ضابطہ حیات ہے اسی طرح اس کے ارکان پاکیزہ اور روحانیت خیز ہیں۔ نماز کیسا حسین اور روح پرور منظر پیش کرتی ہے۔ بندے اپنے خالق و مالک کے سامنے سرعبودیت خم کیے کھڑے ہیں اور اسے مایہ صد فخر و ناز اور باعث سعادت و ہدایت سمجھتے ہیں۔ اذان بندوں کو خالق ارض و سموات کے حضور طلب کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کی عظمتوں کا اندازہ لگانے مؤذن کہتا ہے: ”اے بندے آ۔ اس ذات مقدسہ کے حضور سرعبودیت خم کر دے جس سے کوئی بڑا نہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یہ سن کر اللہ والوں کے سینوں میں جذبہ عبودیت چٹکیاں لینے لگتا ہے پھر اسے آواز سنائی دیتی ہے۔ محمد اللہ کے سچے رسول ہیں جنہوں نے خالق کائنات کے حضور سجدہ ریز ہونے کا درس دیا ہے۔ جب دل توحید و رسالت کے ان اعلانات سے خوب مطمئن ہو جاتا ہے تو مؤذن کی صدا بلند ہوتی ہے۔ ”آ بندے آ۔ اپنی فلاح کی طرف آ۔ اپنی بہبود اور بھلائی کی طرف آ۔ اللہ کے حضور تیرا سر تسلیم خم کرنا تیری بڑی کامیابی ہے۔ تو جتنا اس کے حضور جھکے گا وہ اتنا ہی زیادہ تجھے سربلند و سرفراز کرے گا۔“

فجر کی اذان میں ایک جملہ زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

نیند کے مزے لوٹنے والے کے کانوں میں جب مؤذن کی آواز پہنچتی ہے تو شیطان اسے تھپکی دے کر یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ نیند بہت ضروری ہے سوئے رہو۔ لیکن مؤذن کہہ رہا ہوتا ہے۔

”نماز نیند سے بہتر ہے۔“

جو نبی اللہ والوں کے کانوں میں یہ آواز پہنچتی ہے وہ اپنے نرم و گرم بستر سے باہر نکل آتے ہیں اور ان کے قدم مسجد کی طرف اٹھنے لگتے ہیں۔

اذان کے لیے شرائط:

۱۔ منہ قبلہ کی طرف کرنا

۲۔ حی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت گردن کو دائیں بائیں پھرنا

۳۔ کلمات کو مقررہ ترتیب کے مطابق ادا کرنا۔
کراہت:

اذان میں بعض امور ناپسندیدہ ہیں مثلاً۔

۱۔ بیٹھ کر اذان کہنا

۲۔ حی الصلوٰۃ اور حی الفلاح پر گردن نہ پھیرنا

۳۔ ترجیع (یعنی بعض کلمات کے لیے آواز اونچی کرنا اور بعض کے لیے نیچی)

چند اہم مسائل:

۱۔ نماز کے لیے اذان کہنا سنت موکدہ ہے۔

۲۔ اذان کے لیے ہا وضو ہونا بہتر ہے بحالت مجبوری بے وضو آدمی بھی اذان دے سکتا ہے۔

۳۔ اذان کے دوران اگر کوئی کلمہ مقدم یا موخر ہو جائے تو جہاں سے تقدیم و تاخیر ہوئی تھی وہاں سے پھر اذان دے پوری اذان نئے سرے سے دہرانا ضروری نہیں۔

۴۔ ہا وضو مؤذن کا اگر اذان کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرنا ضروری نہیں اسی طرح اذان مکمل کرے لیکن اگر مؤذن وضو کرنے کے لیے چلا جائے تو واپس آ کر پھر شروع سے اذان کہے۔

۵۔ عورتوں کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت

۶۔ اذان کا جواب دینا ضروری ہے لیکن شہر کی لاتعداد اذانوں میں سے جو اذان پہلے سن لے اس کا جواب دے۔

۷۔ مسجد عکاکے باہر کسی دوسری جگہ چند آدمیوں نے اذان کے بغیر اقامت سے نماز باجماعت ادا کر لی تو درست ہے۔

۸۔ ایک شخص شایک مسجد میں اذان پڑھے اور نماز بھی ادا کرے اور پھر کسی دوسری مسجد میں جا کر اذان کہے تو مکروہ ہوگی۔

اذان کی فضیلت

فضیلت کی تین وجوہات: اذان کی فضیلت کی تین بڑی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نماز کی سب سے بڑی کتاب۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز

۱۸۔ درمختار

۱۔ مؤذن لوگوں کو کسی دنیاوی یا ذاتی غرض کے لیے نہیں بلاتا بلکہ محض اس لیے بلاتا ہے کہ لوگ اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت کی طرف آئیں۔ اس سے بڑی سعادت اور کون سی ہو سکتی ہے۔

۲۔ اذان کے کلمات اسلام کا مغز ہیں۔ اس میں تین بڑے مضمون شامل کر کے اس کی عظمتوں کو چار چاند لگا دیئے گئے ہیں۔ اذان گویا اسلام کا خلاصہ ہے۔ اس میں خدائے قدوس کی عظمت و وحدت کا تذکرہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعتراف و اعلان ہے۔

۳۔ انسان اپنے عروج کی انتہا پر اس وقت ہوتا ہے جب اس کا سر عبودیت اپنے خالق کے حضور خم ہوتا ہے اور نماز اہل اسلام کو اس نقطہ عروج کی طرف بلاتی ہے۔ نماز انسان کی فوز و فلاح کا بڑا ذریعہ ہے اور مؤذن انسانوں کو اس فلاح اور کامیابی کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

قرآن مقدس میں اذان کا ذکر

اذان: اذان کا ذکر قرآن مقدس میں موجود ہے۔ قرآن مقدس میں اذان کو لفظ ”ندا“ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

ایک جگہ یوں فرمایا: اور جب تم نماز کے لیے ندا دو۔

دوسرے مقام پر نماز جمعہ کے حوالہ سے یوں ارشاد فرمایا:

”اے ایمان والو! جب نماز کے لیے اذان دی جائے.....“

احادیث میں اذان کی فضیلت

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مؤذن بلند آواز سے اذان دیتا ہے تو ہر خشک و تر چیز جو اذان سنتی ہے۔ اس کی تصدیق کرتی ہے اور ذات باری تعالیٰ سے مؤذن کی مغفرت کی خواہاں ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں جب تم جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی درخت۔ پتھر آدمی اور جن ایسا نہیں ہوتا جو اذان سن کر قیامت کے دن اللہ کے سامنے مؤذن کی شہادت نہ دے۔ اس طرح مؤذن کی

مغفرت کی صورت نکل آتی ہے۔

۳۔ ایک حدیث منہ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو پیہ چل جائے کہ پہلی صف میں شامل ہونے اور اذان دینے کا کتنا اجر ہے تو وہ قرعہ ڈال کر فیصلہ کریں۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز جب مؤذن انھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔

کعبۃ اللہ کی چھت پر اذان:

ایک وہ وقت تھا کہ مکہ مکرمہ کی حدود میں اللہ کا مقدس نام زبان پر لانا ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا تھا اور ایسا کرنے والے پر عرصہ حیات تک کر دیا جاتا تھا پھر مالک ارض و سموات وہ وقت لے آیا کہ حضرت بلالؓ جن کو مکہ والوں نے منہ کھولنے اور بولنے کے اختیار سے بھی محروم کر رکھا تھا بیت اللہ کی چھت پر کھڑے توحید و رسالت کے نغمہ سے مکہ مکرمہ کی فضاؤں کو معطر کر رہے تھے۔

جب اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ کے پاک گھر کو بتوں سے پاک کیا اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دینے کا حکم دیا۔ بوڑھے بلالؓ اپنے آقا کا حکم پا کر کعبہ کی چھت کے ساتھ لٹکتے ہوئے رسوں کا سہارا لے کر آہستہ آہستہ پتھروں پر قدم جماتے ہوئے چھت پر چڑھ گئے۔ خالق کائنات کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا مکہ مکرمہ میں یہ پہلا بر ملا اعلان تھا اور اعلان کرنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حبشی غلام تھے جن کو قدر شناس آقا نے خاک فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا تھا۔ حضرت بلال کے لیے یہ بڑا اعزاز تھا۔

مکہ کی کفر و شرک سے آلودہ فضاء توحید و رسالت کی شہادت سے گونجنے لگی۔ کفار و مشرکین جو بیت اللہ شریف کے قرب و جوار میں موجود تھے یہ مقدس ترانہ سن کر تڑپ تڑپ گئے۔ ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے لیکن آج وہ بے بس تھے۔ آج نہ تو وہ حضرت بلال کے جسم پر کوڑے برسا سکتے تھے۔ نہ ان کے گلے میں رسی ڈال کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹ سکتے تھے۔ آج مالک ارض و سموات نے ان کا زور توڑ کر اسلام کا بول بالا کر دیا تھا۔ آج صحن کعبہ میں دس ہزار تہ و سیویں کی چمکتی ہوئی شمشیریں ان کی نگاہوں کو خیرہ اور ان کے قلوب کو بیست زدہ کر رہی تھیں۔ ایک کو نے

میں حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ حیران و پریشان ڈرے سہمے بڑبڑا رہے تھے۔ کھلا اعتراض و احتجاج کرنے کی آج جرات نہ تھی۔ زیر لب بڑبڑانے لگے۔ ایک کلمہ بار بار سنائی دے رہا تھا۔

ذرا اس جشی کو دیکھو!

مسجد اقصیٰ میں اذان: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عاشق زاد بلال کا دل اچاٹ ہو گیا۔ مدینہ منورہ کی گلیوں میں، محراب مسجد میں اور پاکیزہ منبر پر جب ان کو اللہ کے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہ آتے تو بے قرار ہو جاتے۔ انھوں نے جہاد میں شریک ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت صدیق اکبر نے ان کو نہ جانے دیا۔ جب حضرت فاروق اعظم خلیفہ ہوئے تو حضرت بلال ان سے اجازت لے کر شام کی طرف چلے گئے اور علی و بدنی جہاد میں مصروف ہو گئے۔

اسی دوران جب مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بیت المقدس کی فتح کے لیے شدید جنگ کا کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا تو بیت المقدس کے بڑے پادری نے اپنے حکمرانوں کو مشورہ دیا کہ کسی طریقہ سے مسلمانوں کے خلیفہ کو یہاں بلوایا جائے۔ ہماری کتابوں میں اس مسلمان فاتح کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ میں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ شہر کے حاکم نے حضرت عمرو بن عاصؓ کے ذریعے امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کو بیت المقدس آکر خود صلح نامہ پر دستخط کرنے کی دعوت دی جسے حضرت فاروق اعظمؓ نے قبول فرمالیا۔ آپ نہایت سادگی کے ساتھ سفر کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے عیسائیوں کے بڑے پادری نے آپ کو دیکھ کر شہر کے دروازے کھول دینے کا مشورہ دیا کیونکہ حضرت عمر فاروقؓ کی ذات میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو بیت المقدس کے فاتح کے بارے میں ان کی مذہبی کتب میں درج تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے لباس پر لگے ہوئے پیوند بھی پادری نے دیکھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ بڑے ادب و احترام اور محبت سے موزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور اپنے ساتھ رکھا۔ جب نماز کا وقت قریب آیا تو حضرت فاروق اعظمؓ نے مطالبہ کر

دیا کہ وہ اذان پڑھیں۔

حضرت بلال عرض کرنے لگے: ”اگر چہ میں نے آئندہ اذان نہ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن آپ کے فرمان سے سرتابی نہیں کر سکتا۔ ضرور اذان دوں گا۔ یہ کہہ کر عندلیب تو حید جو نغمہ سرا ہوا تو ایک سماں بندھ گیا۔ عہد رسالت کا نقشہ صحابہ کی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ صحابہ بے چین ہو گئے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے تو صحابہ کی ہچکیاں بندھ گئیں دنیا کی تیسری بڑی اور عظیم الشان مسجد میں بھی پہلی اذان پڑھنے کا شرف حضرت بلالؓ کو حاصل ہو گیا۔

مسجد نبوی میں حضرت بلال کی آخری اذان:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اجازت سے شام کے ایک قصبہ خولان میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ کچھ عرصہ تک خولان کے سبزہ زار عاشق رسول کے ہجر و فراق سے معمور اشعار سنتے رہے۔ اسی دوران ایک رات آتھانے اپنے غلام پر کرم فرمایا۔ خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہم سے اور مدینہ سے کب تک دور رہو گے۔

آنکھ کھلی تو خواب کا ایک ایک لفظ یاد تھا۔ باقی رات تو کیا ایک لمحہ گزارنا دو بھر ہو گیا۔ مایہ بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔ اہلیہ بیدار ہو گئیں اور بے قراری کی وجہ دریافت کی۔ خواب کا قصہ بیان کیا تو وہ کہنے لگیں۔ ”سبر کیجئے صبح قریب ہے۔ ابھی کچھ اجالا ہو تو روانہ ہو جائیے گا۔ طلوع سحر کے ساتھ ہی عاشق صادق روانہ ہو گیا۔ آنکھیں دجلہ و فرات بنی ہوئی تھیں۔ بلال منزلوں پر منزلیں مارتے ہوئے آخر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ روضہ اقدس پر نظر پڑی تو مایہ بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔ روتے جاتے تھے اور عرض کرتے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اغلام حاضر ہو گیا۔

جوں جوں اہل مدینہ کو خبر ہوتی گئی موزن رسول کی زیارت کو دوڑے چلے آئے۔ کسی نے اذان پڑھنے کا مطالبہ کر دیا کیونکہ اس دوران فجر کی اذان کا وقت ہو چلا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ

تعالیٰ نے معذرت کر لی۔ کچھ ہی دیر گزری ہوگی کہ امام عالی مقام حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ بھی پہنچ گئے۔ بلالؓ نے دونوں کو گلے لگا لیا۔ جب انھوں نے اذان کا مطالبہ کیا تو انکار نہ کر سکے۔ بلال کھڑے ہو گئے۔ اذان شروع کی۔ جب مدینہ منورہ کی فضاؤں میں اشہد ان محمد رسول اللہ کی آواز گونجی تو ایک کہرام برپا ہو گیا۔ لوگ گھروں سے نکل کر مسجد نبویؐ کی طرف دوڑ اٹھے۔ آج کئی سال بعد لوگوں کی سماعتوں سے اذان کی وہ آواز نکلا رہی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں گونجا کرتی تھی خود حضرت بلالؓ کی حالت بھی غیر ہو گئی۔ رو رو کر بے حال ہو گئے اور گر پڑے۔

عرش پر اذان

حضرت علیؑ کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی شب ایک فرشتہ کی زبانی اذان سنی تھی لیکن بارگاہ رب العزت سے نمازوں کے لیے اذان کو رواج دینے کا حکم جاری نہیں ہوا تھا۔

حرف آخر

اذان فرش پر بھی ہے عرش پر بھی۔
خشکی پر بھی ہے سمندروں میں بھی۔
جنگلوں میں سفر کرتے ہوئے قافلوں میں بھی اور ہوا کے دوش پر چو پرواز ہوئی جہازوں میں بھی۔

پہاڑوں کی سر بلک چوٹیوں پر بھی اور زیر زمین غاروں میں بھی۔

بحر ہند کی نہریں ہوں یا بحر قلزم کی۔

تھر کے ریگ زار ہوں یا صحرائے سینا کے

سب اس نغمہ جانفزا سے روشناس ہیں۔

سمندروں کی پہنائیوں میں اٹھیلیاں کرتی ہوئی مچھلیاں بھی اس سرمدی نغمہ کی سماعتوں

سے بہرہ ور ہیں اور ہواؤں کے دوش پر چو پرواز طیور بھی۔

ایک معروف سیرت نگار نے کیا خوب کہا ہے۔

”بحر الکامل کے مغربی کنارہ سے لے کر دریائے ہوا نگ ہو کے مشرقی کنارہ تک کے

رہنے والوں میں سے کون ہے جس نے صبح کے روح افزا جھونکوں کے ساتھ اذان کی آواز نہ سنی

ہو۔ جس نے رات کی خاموشی میں اشہد ان محمد رسول اللہ کی سریلی آواز کو جان بخش نہ پایا ہو۔

یہی وہ الفاظ ہیں جو جاگنے والوں کو اور سونے والوں کو ان کی ہستی کے بہترین آغاز و انجام کے

اعلام میں سامعہ نواز ہیں۔“

اس نغمہ جانفزا کا آغاز طلوع سحر سے ہوا۔ محسن انسانیت، سرور عالم حبیب کبریا صلی اللہ

علیہ وسلم کے فرمان عالی شان پر عاشق رسول حضرت بلالؓ نے فجر کی پہلی اذان دی۔

بلاشبہ ہر شب تار۔ روز روشن کو جنم دیتی ہے۔

رات کے گھٹانوپ اندھیرے چھٹ جاتے ہی تو سحر طلوع ہوتی ہے۔

یہ سحر سب پر طلوع ہوتی ہے۔

شجر و حجر پر۔ جن وانس پر۔ مرد و زن پر۔ مومن و مشرک پر لیکن ایک سحر اور بھی ہے۔۔۔۔۔ جو

صرف بندہ مومن پر طلوع ہوتی ہے۔ یہ سحر بندہ مومن کی اذان سے طلوع ہوتی ہے۔

یہ سحر رات کی تاریکیوں کے ساتھ ساتھ کفر و شرک کی تاریکیوں کو بھی چاک کر دیتی ہے۔

فسق و فجور کے دہیز پر دوں کوتا رتار کر دیتی ہے۔

یہ سحر فکر و عمل کی ایسی راہیں کھول دیتی ہے جو وجودِ خاکی کو لازوال بنا دیتی ہیں۔

اسی سحر کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود

ہوتی ہے بندہ مومن کی اذان سے پیدا

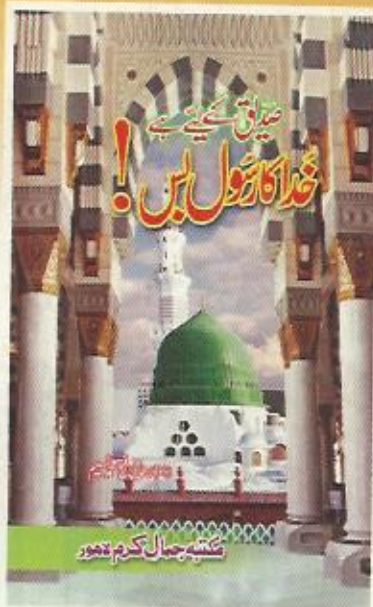
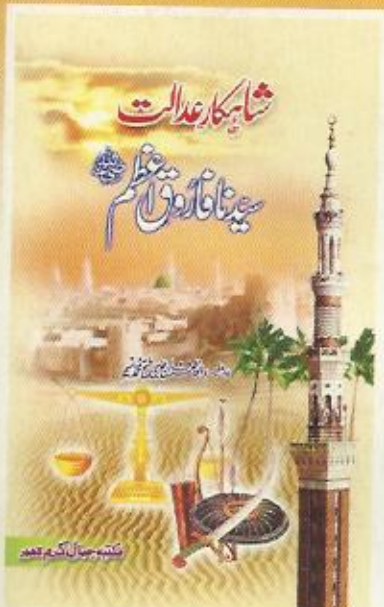


یا رسول اللہ : نماز کی حقیقت

رکن دین : علامہ امام مہدی

جمال کرم

سیرت کرم
نیرنگ نمونہ



9. مرکز الاویس، دربار مارکیٹ لاہور

تلف: 042-7324948
موب: 0300-4205906

مکتبہ جمال کرم